قصیدہ بُردہ

شیخ الاسلام شیخ شرف الدین
بن حماد البوصیری

شائع کردہ : رزّاق افسرؔ و رفیق عارفؔ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ بُردہ

از تصنیفات

زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین حامئی دینِ متین عاشقِ سید المرسلینؐ فاضل اجل عالم اکمل حضرت مولٰنا و بالفضل مولٰنا جناب معلّٰی القاب خانصاحب پیرزادہ مولوی محمد حسین خان صاحب بہادر ایم اے، جج ہائی کورٹ جموں کشمیر دام اقبالہ برائے افادۂ عاشقانِ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۱۹۰۷ء مطابق ۱۳۲۵ھ

ہدیہ .... حرفِ دعا

ملنے کا پتہ

رفیق عارف

3913، بزم اردو،

حیدر علی روڈ لشکر محلہ، میسور۔ 570007

فون نمبر: 2456706 - 0821

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اس عارفِ بے معرفت کی مُدّت سے یہ آرزو تھی کہ مدّاحانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوکر ثوابِ دارین حاصل کرے لیکن حوصلہ نہ پڑتا تھا کیونکہ اس میدان میں بڑے بڑے شہسوار رہ گر چکے ہیں اور قبولِ عام کا مرتبہ بہت ہی کم خوش نصیبوں کو حاصل ہوا ہے۔

بیت: ایں سعادت بزورِ بازو نیست : تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

منجملہ متاخرین کے ایک صاحبِ قصیدہ بردہ ہیں جو اس مضمون میں گویا قلم توڑ گئے ہیں اور جو قبول اُنکے قصیدہ کو درگاہِ ایزدی اور جناب مصطفویؐ میں حاصل ہُوا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں صاحبِ قصیدہ امام ابوعبداللہ شرف الدین محمد بن سعید البوصیری القاہری سبب نظم کی بابت یہ فرماتے ہیں۔ ''مجھ پر فالج گرا نیچے کا دھڑ بالکل نکما ہوگیا۔ مَیں نے نیت کی کے نعتِ نبی ﷺ میں ایک قصیدہ نظم کروں چنانچہ جب اس قصیدہ کی نظم سے فارغ ہوا تو خواب میں دیکھا کہ آپؐ میرے بدن پر دستِ مبارک نہایت شفقت سے پھیر رہے ہیں صبح دم کو اٹھا تو بالکل صحیح وسالم تھا۔ نماز کے لیے گھر سے باہر نکلا تو ایک درویش کو دروازہ پر کھڑا دیکھا اور اُس نے مجھ سے کہا کہ جو قصیدہ تم نے نعت میں تصنیف کیا ہے ہمیں بھی سناؤ میں نے کہا کون سا قصیدہ میری تو تمام عمر نعت گوئی میں گزر گئی۔ درویش نے کہا وہ قصیدہ جس کا اوّل شعر یہ ہے ۔

امن تذکر جیرانٍ بذی سلم ضرجت دمعا جری من مقلۃ بدم

میں بہت متعجب ہوا کہ میں نے تو اب تک اِس قصیدہ کا ذکر بھی کسی سے نہیں کیا تھا اِسکو کس طرح خبر ہوگئی۔ درویش نے کہا کہ کل رات کو یہ قصیدہ جنابِ مصطفویؐ میں پڑھا گیا تھا اور آپؐ سُنکر بہت محظوظ ہو رہے تھے میں نے اُس درویش کو اُس قصیدہ کی نقل دے دی اور یہ خبر رفتہ رفتہ تمام شہرِ قاہرہ میں مشہور ہوگئی۔ بہاء الدین وزیر ملک طاہر نے اب یہ حال سنا تو مجھے بُلا بھیجا اور ایک عالیشان محفلِ میلا د منعقد کر کے مجھ سے قصیدہ کو سُنا اور خود برہنہ سر سامنے کھڑا ہو گیا اِسکے بعد اُسکا دستور تھا کہ جب کبھی اُس کو کوئی مشکل لاحق ہوتی تھی اِسیطرح محفل کر کے سر برہنہ کھڑا ہو کر اس قصیدہ کو سنا کرتا تھا۔ خداوند تعالیٰ اُس کی مشکل کو حل کر دیتا تھا۔ جب سعد الدین فاروقی کو ملک طاہر نے اپنا وزیر مقرر کیا اور وہ بیماری چشم سے بہت ناچار ہُوا۔ اُس سے خواب میں کسی نے کہا کہ وزیر بہاء الدین کے پاس جاؤ اور اُس سے بُردہ لیکر آنکھوں پر رکھ۔ انشاء اللہ تیری شکایت رفع ہو جائے گی سعد الدین نے آکر بہاء الدین سے یہ تمام قصہ بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ میرے پاس ایسی کوئی شئے نہیں جسکا نام بُردہ ہو لیکن میرے پاس ایک قصیدہ ضرور ہے جسکو میں مشکل کے موقعوں پر محفل کر کے پڑھوایا کرتا ہوں۔ اُس نے وزیر سعد الدین کو قصیدہ دیدیا وزیر نے قصیدہ کو اپنی آنکھوں پر رکھا اور خدا کے حکم سے اُسکو فوراً صاف نظر آنے لگا۔

اُس روز سے اِس قصیدہ کا نام بُردہ مشہور ہوگیا۔ بُردہ بالضم خط دار چادر کو کہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مضامین مختلفہ ہونے کے باعث سے سائل نے اسکو بُردہ کہا ہو لیکن اغلب ہے کہ بالفتح ہو اور برد سے مشتق ہو۔ بَردھوا سے ٹھنڈا کرنے کو کہتے ہیں۔ اور مذکورہ بالا حکایت سے اُسکی تائید ہوتی ہے قبول جنابِ مصطفویؐ کے لیے یہ شہادت کافی ہے قبولِ

ایزدی یہ حال ہے کہ سات سو سال سے مصر و عرب و شام و مغرب کے ملکوں میں اِس قصیدہ کو وہاں کے مسلمان ہر روز محفل کر کے بعدِ نمازِ عشا کے سوز و گداز کے ساتھ پڑھتے اور سُنتے ہیں ہندوستان اور فارس میں بھی خوشنویس نہایت اہتمام کے ساتھ اسکو لکھا کرتے تھے اور اہلُ اللہ بطورِ عمل کے بھی اِسکی اجازت دیا کرتے ہیں۔

میں نے جب تبرکاً اِس قصیدہ کو پڑھنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عربی علم ادب کا ادق اور مشکل نمونہ ہے۔ اور بغیر شرح کی مدد کے کوئی اچھا مستند عربی دان بھی اسکو نہیں سمجھ سکتا اِس خیال سے کہ میرے ہم وطن مسلمان بھائی اِس نعمتِ عظمٰی سے محروم نہ رہیں میں نے مولانا جامی کی تقلید کر کے مصنفؒ کے مضامین اور خیالات کو اُسی قافیہ میں اور حتیٰ لوسع اُسی ترتیب کے ساتھ زبان اردو میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا کام تو ایسا آسان نہ تھا مگر میرا شوق پُورا اور نیّت خالص تھی عنایتِ ایزدی سے چند روز میں فارغ ہو گیا اور اب اسکو بطورِ برگ سبز عاشقان رسول مقبولؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں امید ہے کہ یہ ہدیہ بھی درگاہِ ایزدی اور جنابِ مصطفویؐ میں خلعتِ قبول سے مشرف ہوگا۔ چونکہ یہ قصیدہ عربی قصائد کی طرح تشبیب سے شروع ہوتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ تشبیب کا کچھ بیان کر دیا جائے۔ عربی مصنفوں کا دستور ہے کہ وہ اپنے قصیدوں کو عشقیہ مضامین سے شروع کرتے ہیں مثلاً یا تو عاشق اپنے ہجر کی کیفیت کو بیان کرتا ہے اُسکا کوئی دوست ناصح اسکو سمجھاتا ہے اور اسکو تشبیب یعنی جوانی کی باتیں کہنا کہتے ہیں۔ اس قصیدہ میں معلوم ہوتا ہے کہ عاشق اور معشوقہ دونوں بادیہ نشین یعنی صحرا کے رہنے والے ہیں اُنکے قبیلوں کے خیمے اتفاق سے کوہِ ذوسلم میں جمع ہو گئے جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ ہے اور جسمیں ببول کے

درخت بکثرت ہیں اور اسی لئے اُسکو ذوسلم کہتے ہیں۔ اور وہاں انکی اوّل ملاقات ہوئی۔ پھر معشوقہ کا قبیلہ وہاں سے چلا گیا معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت عاشق کا دوست اُسکو نصیحت کررہا ہے تو معشوقہ کے خاندان کے خیمے کوہِ اضم میں تھے جو مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ ہے عاشق اپنے دوست کو ذوسلم کے کھنڈروں میں ملا (جب بادیہ نشین عرب کسی جگہ خیمہ زن ہوتے ہیں تو خیموں کے گرد چھوٹے چھوٹے عارضی مکانات اور دیواریں بھی بنالیے کرتے ہیں وہ انکے چلے جانیکے بعد کھنڈر نظر آتے ہیں) اور اس ویرانہ میں عاشق کو تلاشِ معشوقہ میں روتا دیکھکر اُسکا دوست ناصح تجاہلانہ اسے رونے کا سبب دریافت کرتا ہے وہ کچھ جواب نہیں دیتا تو وہ دوست خود ہی سبب بتاتا ہے کہ شاید ہمسائگانِ ذی سلم تجھ کو یاد آتے ہیں یا مدینہ کے طرف سے صبا کوئی پیام لائی ہے یا تو نے کوہِ اضم پر برق کی روشنی میں معشوقہ کے خیمہ کو رات کے وقت دیکھ لیا ہے جب یہ پتہ کی باتیں سنتا ہے تو عاشق مجبور ہو کر اعتراف کرتا ہے اور اپنے عذر میں نفس کی شکایت کرتا ہے نفس کی شکایت کرتے کرتے مصنف کو ہادی برحقؐ کی تعریف کا موقع مل گیا اور وہ عاشق و ناصح کو چھوڑ کر اصل مطلب کے طرف گریز کرتا ہے اور جنابِ مصطفویؐ کے اخلاق و شمائل کی تعریف کر کے اُنکے معجزات میلاد و معراج کا ذکر کرتا ہے اور خصوصاً زندہ یعنی کلامِ مجید و فرقانِ حمید کی خوبیوں کا بیان کر کے اور صحابہؓ کے جہاد اور ایثار اور وفا کا ذکر کر کے اپنے عرضِ حال پر قصیدہ کو ختم کرتا ہے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔ العبد المذنب محمد حُسین عارف صدیقی ایم اے، جج ہائی کورٹ جموں کشمیر مقام جموں، 10 محرم الحرام ۱۹۰۷ء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشبیب قصیدہ

قولِ ناصح

اشک خونیں آنکھ سے بہتے ہیں تیری دم بدم : آ رہے ہیں یاد کیا ہمسائگانِ ذی سلم
یا صبا لائی ہے طیبہ کی طرف سے کچھ پیام : روشنیٔ برق میں دیکھا ہے یا کوہِ اِضَم
روکنے سے ورنہ کیوں رُکتے نہیں یہ ترے اشک : بے قرار ایسا ہے کیوں تیرا دل پُر درد و غم
کیوں چھپاتا ہے کبھی چھپنے نہ دینگے رازِ عشق : یہ دو غماز اشک خونیں اور قلبِ مضطرم
زخمی گر شمشیر انگشت حِنائی کا نہیں : آہیں کیوں بھرتا ہے اور کیوں اسقدر سوتا ہے کم
فائدہ انکار سے کیا آنکھیں اور چہرہ ترا : کھولے دیتے ہیں علی الاعلان تیرا سب بھرم

جوابِ عاشق

ہاں خیالِ زُلف نے مجھ کو جگایا رات بھر : سونے کب دیتے ہیں نیشِ عشق کے درد والم
ناصحا بہر خدا کر معذرت میری قبول : اور نہ کر ہرگز بلند اتنا ملامت کا علم
ہو گیا ہے راز میرا افاش ہر غماز پر : درد کا درماں ہے میرے اب جہاں میں کالعدم
ہے نصیحت تیری بے شک خیر خواہانہ تمام : کان عاشق کا مگر سنتا نہیں پند و حِکم

کوہِ اِضم۔ پہاڑ کا نام غماز۔ ظاہر کرنے والے۔ نیش۔ ڈنک

ناصحا کافی تھا میرے واسطے موئے سفید : لینے آیا تھا مجھے یہ قاصدِ مُلکِ عدم

نفسِ امارہ نے میرے جہل سے اپنے مگر : کی نہ اُس بیچارے کی جانب کبھی چشمِ کرم

کی نہ نیک اعمال سے اُسکی ضیافت ایک شب : ہائے اِس مہمان کو جانا نہ میں نے محترم

کاش کے موئے سفید اپنے نہ میں کرتا خضاب : اور چھپاتے اِس برص کو میرے حنا اور کتم

مذمّتِ نفس

ہے خلافِ نفسِ سرکش کون میرا کارساز : جو کرے اِس توسَنِ بدذات کی گردن کو خم

نفس کی شہوت معاصی سے نہیں ہوتی فرو : کھانے سے بھرتا نہیں ہرگز حریصوں کا شکم

نفس ہے انساں کا بالکل مثلِ طفلِ شیر خوار : ماں کے پستاں کو نہیں جو چھوڑتا غیر از ستم

نفس ناہنجار کو غالب نہ ہونے دے کبھی : ہے تسلّط اُس کا معیوب اور مہلک مثلِ سَم

شکل پُر لذّاتِ دنیا کی نہ کھا ہرگز فریب : مختلط ہے زہرِ قاتل اِن میں اور شکّر بہم

نفس کے مکروں میں سے زوُر و ریا کا رکھ خیال : نیک بھی اعمال ہوں گر سر کو کر اس کے قلم

بھوک اور سیری میں رکھ مدِ نظر تُو اعتدال : بھوک بعض اوقات تخمہ سے نہیں ہوتی ہے کم

آنکھیں تیری زانیہ ہیں اشک سے نہلا انہیں : اور آئندہ پکڑ محکم درِ توب و ندم

کر خلافِ نفس و شیطاں، حکم اِن دو کا نہ مان : سچ بھی یہ بولیں اگر جان ان کو ہر دم متہم

ہوں مقابل یا کہ ثالث داؤ میں ان کے نہ آ : کیونکہ ہے مشہور مکرِ مدّعی کیدِ حکم

توسن۔ سرکش گھوڑے کا بچہ ۔ حنا۔ مہندی ۔ کتم۔ ایک طرح کی گھاس جس سے بال رنگے جاتے تھے ۔

متہم۔ جس پر تہمت لگائی جائے ۔ سَم۔ زہر ۔

توبہ توبہ بے عمل اقوال سے کیا فائدہ : اور کو ہر دم نصیحت اور غافل آپ ہم

زادِ عقبیٰ کا نہیں تُو نے کیا اب تک خیال : خالصاً للہ جُھکا یا سر نہ اپنا ایک دم

گریز بہ نعت

حیف اُسکی راہ سے کرتا رہا ہے تو عدول : پاؤں بھی جس کے عبادت سے کر آتے تھے ورم

روکنے کو بھوک کے کستا تھا جو اپنی کمر : پتھروں سے باندھتا تھا اپنا مخمل سا شکم

پیش کرتا تھا طِلا و سیم جب کوہِ بلند : رد کیا کرتا تھا فوراً اُس کو وہ عالی ہمم

زہد اُس کا اور ہو جاتا تھا حاجت سے سِوا : صاحبِ عصمت پہ حاجت کا کہاں چلتا ہے دم

کس طرح کرتی اُسے دنیا پہ راغب احتیاج : خلق دنیا کا تھا باعث جب وُہی خود محتشم

سیّد الکونینؐ احمدؐ ہاشمی و یثربی : خاک بوس اُسکے ہیں در کے کیا عرب اور کیا عجم

ایسا پیغمبرؐ کہ امر و نہی اُسکے شرع کے : نسخ کے قابل نہیں ہے قول لا ہو یا نعم

وہ حبیبؐ اور رحمت عالمؐ کہ جسکی ذات سے : ہے شفاعت کی ہمیں امید روزِ ہول و غم

جس کے پیَر و عروۃ الوثقیٰ کو ہیں تھامے ہوئے : اُن میں سے ہر ایک سے پکڑے ہوئے ایماں کا تھم

سب نبیوں پر ہے اُسکو فوق خَلق اور خُلق میں : وہ کہاں سے لاتے اُسکا علم اور اُسکا کرم

اُن میں اور ہم میں ہے نسبت ذرّہ و خورشید کی : سامنے اِسکے وہ قطرے اور یہ دریائے یم

لا۔ نہیں سُنا ۔ نعم۔ ہاں یعنی منع و اجازت ۔ تھم۔ تھام یعنی ستون
عروۃ الوثقیٰ۔ مضبوط سہارا یعنی شریعت اور ذاتِ اقدسؐ

وہ تھے نقطے اور اِسکو علم کا دفتر سمجھ : وہ زبر زیر اور یہ ہے ایک قاموس الحکم

تھی کمالِ صورت و معنی کا مخزن اُسکی ذات : برگزیدہ کر کے حق نے کھائی خود اُسکی قسم

کوئی عالم میں نہیں اُسکا محاسن میں شریک : حُسن میں جو ہر ہے اُسکا فرد کل لا ینقسم

چھوڑ کر قولِ سفیہانِ نصاریٰ بعد ازاں : صادق اُس پر آئے گی تعریف ہر بے کیف و کم

جو شرف دُنیا میں ہے اُس سے ہی ہے منسوب وہ : جو بڑائی ہے جہاں میں اُس پہ ہے وہ مختتم

حیطۂ تقریر میں آئے کہاں اُس کا کمال : پھینک بیٹھے ڈھال یاں حسان و سلمانِ عجم

قدر اور عظمت کو اُس کے معجزہ گر جانتا : لاش میں آجاتا اُس کے نام سے فی الفور دم

سہل اور آساں ہیں سب تعلیم کے اُس کے اصول : ایک بھی ان میں نہیں سرِّ خفی جذرِ اصم

وہ کمالاتِ جلی ہیں ذات میں اسکی نہاں : فہم سے عاجز ہیں جنکے سب عقیلانِ اُمم

کیا ادانی کیا اعالی کیا اقارب کیا بعید : سب کے یاں آکر پھسلتے ہیں بصارت کے قدم

کون ہے ایسا کہ دیکھے پاس سے خورشید کو : دُور سے بھی دیکھنے میں چشم ہے پُر اشک و نم

اہل دنیا پر حقیقت کس طرح سے کُھل سکے : دیکھتے ہیں خواب سب لیٹے ہوئے بستر پہ ہم

جانتے ہیں وہ جو ظاہر میں ہیں اُسکو اک بشر : اور ہی کچھ دیکھتے ہیں اُس میں انسان اُتم

ماسبق پیغمبروں کے جس قدر ہیں معجزات : فی الحقیقت تھا طفیل اُن سب کا بھی اُس کا ہی دم

شمس ہے وہ ذاتِ اکرمؐ اور کواکب ہیں رُسل : سب تھے محتاجِ وحی وہ قلب اُس کا جامِ جم

لا ینقسم ۔ نا قابل تقسیم اور غیر منقسم ۔ مختتم ۔ یعنی اسی پہ ختم ہے ۔ جذر اصم ۔ بہرا عدد یعنی نا قابل فہم اُتم ۔ تمام تر کامل و مکمل
جامِ جم ۔ آپ کا قلب اطہر جام جم کی طرح ہے جس میں ہر چیز نظر آجاتی ہے یعنی آپ کا دل تمام معلومات کا مخزن ہے

تھا بدیع الخُلق وہؐ اور حُسن میں ماہِ تمام : ہے کب انساں کو میسّر اُس کا سا خُلقِ اعم

تھا شرف میں بدر اور عیدِ سخا کا تھا ہلال : بحر تھا جود و کرم میں دہر سا عالی ہِمَمؐ

رُعب تھا چہرہ کا اُسؐ کے اس قدر تنہائی میں : جیسے ہو کوئی شہنشہ گرد ہو اُس کے حشم

اُسؐ کے مدفن کی ہے مٹی مِشک و عنبر سے سوِا : اے مبارک وہ جو سونگھے شوق سے خاکِ حرم

اُسؐ کے دندانِ درخشاں کی صفا کے سامنے : دُرِّ مکنونِ صدف بھی ہے کہیں درجے میں کم

شبِ میلادِ رسولؐ

نور اور برکت سے پُر اُس کی شبِ میلاد تھی : آیتِ رحمت تھی دنیا کے لیے اُس کا جنم

پا لیا تھا اہلِ فارس نے فراست سے جبھی : آ گیا بس خاتمہ پر اُن کا دورانِ نِعَم

گر پڑے تھے کنگرے ایوانِ کسریٰ کے کئی : جیسے گھوڑوں سے گرے پھر اُنکے گیو و گستہم

خشک پانی ہو گیا دریائے ساوہ کا تمام : تشنہ لب اُس سے پھرے مایوس ہو کر اک قلم

بُجھ گئی نارِ مغاں آتش کدوں میں یک بیک : پھرتی تھی حیراں فرات اُس رات چھوڑ اپنا شکم

آگ پانی اور پانی آگ یُوں تھے بن گئے : تا کہ ہو معلوم ہو گا انقلاب آگے اہم

روشنی عالم میں پھیلی جِنّ بآوازِ بلند : آج کہتے تھے ہوئے پیدا رسولؐ محتشم

کاہن اُنکے کہہ چکے تھے گرچہ یہ ڈنکے کی چوٹ : دین اب باطل تمہارے ہوں گے رخصت لاجَرَم

پر نہ بے دینوں کو عبرت تھی نہ ان باتوں سے کچھ : ہو گئے تقدیرِ حق سے سب وہ اعمیٰ اور اَصم

اَعَم۔ عظیم نِعَم۔ دورِ عیش و عشرت۔ گیو گستہم۔ ایران کے دو مشہور پہلوان کے نام۔ یک قلم۔ اک قلم۔ خُلق۔ اخلاق
کواکب۔ ستارے۔ لاجَرَم۔ ضرور اور یقیناً اَعمیٰ اور اَصم۔ اندھا اور بہرا۔

گر پڑا تھا سرنگوں جیسا کہ ابلیس لعیں : مُنہ کے بل اوندھے گرے اُس رات اُنکے سب صنم

بھاگے پھرتے تھے شیاطیں جابجا اُس رات کو : ابرہہ کے جیسے بھاگے تھے کبھی فیل و حشم

بعد ازاں یا جیسے بھاگے بدر میں کافر تمام : ہاتھ سے جب پھینکا اُسنے سنگریزوں کو بہم

معجزات

پڑھتے تھے تسبیح کنکر مثلِ یونسؑ ہاتھ میں : پھینکتے ہی اُنکے اُٹھے بھاگ اعدائے دَژم

جب پُکارا آپؐ نے اشجار یا احجار کو : حکمِ رب سے لگ گئیں اُنکے زبانیں اور قدم

حفظِ حق کا ابر تھا سایہ فگن اُس پر مُدام : شدّتِ گرما سے جب ہوتے تھے پتھر بھی بھسم

انشقاقِ قلب اور شقِ قمر ہیں واقعات : شک نہیں اِن میں ذرا قلبِ مبارک کی قسم

غار میں یارانِ یک دل جس گھڑی داخل ہوئے : ہوگئیں کفار کی آنکھیں بحکمِ حق پٹم

در پہ مکڑی نے وہیں جالا تنا الہام سے : اور کبوتر لے کے بیٹھا بیضہ کو زیرِ شکم

تھی زِرہ کی اُن کو پروا اور نہ حاجت قلعہ کی : حفظِ حق کے تھے فرشتے اُن پہ نازل دمبدم

آ گیا جو شخص دامانِ حمایت کے تلے : کیا مجالِ دہر جو اُس پر کرے ظلم و ستم

گر کوئی منکر کرے انکارِ وحیِ خواب کا : کہدو اُسکا خواب بھی تھا جاگنے سے کچھ نہ کم

ہوگئے بیمار چھونے سے بھلے چنگے معاً : چھوٹ زنجیرِ مرض سے بھی گئے صاحب سقم

ہوگیا سرسبز جب اُسکی دعا سے سالِ قحط : ہوگیا وہ سال اَرزانی میں مشہور و علم

تھی دعا کی دیر ابر آیا اُمنڈ کر وہ معاً : دشتِ دریا بن گیا۔ لی بند نے راہِ عدم

دَژم۔ بدماغ غمگین بیمار پٹم۔ اندھی، بند یہ لفظ ہندی ہے۔ شِیَم۔ خصائل، شمائل۔ عادات۔

تھی رسولؐ اللہ کے اسمِ مبارک کی وہ دھاک : شیر بھی جنگل میں کرتا تھا سرِ تسلیم خم

ہو کے اُمّیؐ تھا وہ مخزن ہر طرح کے علم کا : سچ اگر پوچھو تو ہے کیا معجزہ کچھ یہ بھی کم

کچھ نہیں حاجت بیاں کی حصر جب ممکن نہیں : معجزات اُسکےؐ ہیں ظاہر جیسے گنبد پر علَم

موتیوں کی قدر و قیمت ہار سے بڑھتی نہیں : حسن میں بڑھتے ہیں بیشک ہوں اگر وہ منتظم

اس لئے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام : فہم انساں سے ہیں باہر اُسکےؐ اخلاق و شِیَم

معجزہ زندہ یعنی فرقان حمید

کی خدا نے تجھؐ پہ نازل وہ کتابِ مستند : ہے حدوث اُسکا قدیم اور جس کا حادث ہے قدم

ہے زمانہ اور مکاں کی قید سے بالکل بری : گو کہ ذکرِ حشر ہے اُس میں اور احوال اِرَم

دائم و قائم رہے گا معجزہ تا حشر یہ : معجزے اور انبیاؑ کے ہو گئے وقفِ عدم

شُبہ و شک احکام میں اُسؐ کے نہیں ہرگز ذرا : اِس سے بہتر اور ہو گا کون قاضی اور حَکم

کیوں مقابل بن کے دعویٰ تھا فصاحت کا کیا : ہیں خجل سحبان اور ابنِ مقفع یک قلم

ہے بلاغت اس کی حافظ دشمنانِ دین سے : جیسے ہوں محفوظ غیر تمند کے اہلِ حرم

ہیں ہر اک شوشہ میں وہ گوہر معانی کے نہاں : دُرِ یکتا سے ہے بڑھ کے جنکی قیمت کی رقم

ہے دل آویز اس کا پڑھنا اور مرغوب اس قدر : سامنے اِس کے نہیں ہے کچھ بھی اصلِ زیر و بم

آنکھ اور دل کو وہ لطف آتا ہے اِسکے وِرد میں : شوق بڑھتا ہے ہر اک قاری کا پڑھکر دمبدم

مومنوں کو یہ عذاب قبر سے دیگا نجات : شعلۂ نارِ جہنم اُس سے ہو جائے گا نم

ہیں مثالِ حوضِ کوثر آیتیں تاثیر میں : کوئلے سے چہرے بنجاتے ہیں بلّور و شیم

ہے یہ ایماں کی کسوٹی مثلِ میزان و صراط : روبرو اِس کے نہیں رہتے کھڑے ظلم و ستم

خوبیوں کا اِس کی منکر حاسدِ بے دین ہے : ہے تجاہل سے یہ سب گر عقل ہے اُس کی اَتم

روشنی سورج کی اندھے کو نظر آتی نہیں : جانتے ہیں تلخ و شیریں آب کو اہلِ سقم

آیتِ کبریٰ ہے وہ پر آنکھ والوں کے لئے : نعمتِ عظمیٰ ہے وہ جانیں اگر ہم مغتنم

ہو مبارک! معشرِ اسلام تم کو قصر یہ : جس کے ہیں توحید و شرع دو بڑے مضبوط تھم

معراج

ہیں عیاں خیرالبریہ تیرے راہِ شوق میں : دشت میں اور کوہ میں عُشاق کے نقشِ قدم

ولولہ حُجاج کا تیرےؐ ہے قابل دید کے : خاص کر اُس وقت جب نزدیک آجائیں حَرم

بدرِ کامل کی طرح تُوؐ نے شبِ معراج کو : رات کو مکّہ سے چل کے دیکھا اقصیٰ کا حَرم

کی وہاں سے پھر ترقی مرتبے میں اِس قدر : تُو جہاں پہنچا نہ پہنچا تھا وہاں آدمؑ کا دم

بیتِ مقدس میں نمازِ باجماعت کی ادا : تو تھا مخدوم اور باقی انبیاؑ تیرے خَدَم

چیرتی جاتی تھیں افواجِ ملائک آسماں : اور تھا اُس فوج کا دستِ مبارک میں علم

ہر مکان و لامکاں سے جب تو اوپر چڑھ گیا : یا محمدؐ کہہ کے بولا تجھؐ سے ربِّ ذوالنِعَم

اَتم۔ مکمل ۔ تھم۔ تھام۔ کھام۔ مضبوط ستون ۔ خیرالبریہ ۔ تمام مخلوقات میں بہترین یعنی حضور اکرمؐ

بریہ۔ مخلوقات۔ خلق ۔ خَدَم ۔ خادم کی جمع نوکر چاکر ملازم ۔ ذو۔ والا ۔ نِعَم۔ نعمت کی جمع یعنی نعمتوں والا

تا کہ ہو تجھ کو میسرّ وصل مخفی بے حجاب : تا کہ ہو تجھ پر عیاں خلوت میں سرِ مکتتم

وہ مراتب قابلِ فخر اُس جگہ تجھ کو ملے : جس کے حامل ہو نہیں سکتے تھے قرطاس وقلم

واں پکارا تجھ کو کہہ کے رب نے یا خیر الرسُل : تھی یہی وجہ کہ فرمایا ہمیں خیر الامم

بعثت

تیری بعثت کی خبر سے ڈر گئے اعدائے دیں : چونکتے ہیں جیسے کھڑکے سے مواشی اور غنم

جب کہ تعذیب اور شرارت اُن کی حد سے بڑھ گئی : گالیوں پر وہ اُتر جب آئے سب مل کے بہم

جنگ کا اعلاں کیا تو نے بھی حفظِ نفس میں : زور اور تدبیر سے سب کے نکالے پیچ وخم

بدر بتلائے گا اور کوہِ اُحد بھی اور حُنین : پشت دے کر کس طرح بھاگا تھا ہر عبدِ صنم

سدِ راہ اُن کی ہوئی لیکن دعائے بدتریؒ : سر کیئے تیرے صحابہؓ نے بھگوڑوں کے قلم

وہ صحابہؓ جن کی تلواریں سفید اور آبدار : خون سے کفار کے تھیں سُرخ مانند بقم

شہسوار ایسے کہ تنگ اور زین کی پروا نہ تھی : پشت پر گھوڑے کے مثلِ میخ وہ جاتے تھے جم

نقش بند ایسے سناں سے جسمِ اعدا پر تمام : نقش میدان وغا میں وہ کیا کرتے رقم

ہو گئے آخر کو وہ کافر ہی سب انصارِ حق : جبکہ گاڑا تو نے جا کے سقفِ مکہ پر علَم

تیرے نُطق وخُلق نے کی اُنکی وہ کایا پلٹ : بن گئے خاکِ قدم کرتے تھے پہلے جو ستم

باپ نے بیٹے کو جب دیکھا شہیدوں میں پڑا : کہہ کے للہ اُس نے آنکھ تک بھی کی نہ نم

غنم۔بکری - سر۔راز - مکتتم۔پوشیدہ - بقم۔سرخ رنگ کی لکڑی

نقشبند۔نقاش ایسے نقش کرنے والے کہ - وغا۔جنگ

ماں نے سُن پائی اگر بیٹے کے مرنے کی خبر : سب سے پہلے پُوچھا یہ ہیں خیر سے شاہِ اُمَمؐ

بیوی شوہر کی شہادت پر کیا کرتی تھی ناز : بھائی کو بھائی کے مرنے کا ذرا بھی تھا نہ غم

زخمی یہ کہتا تھا جب پانی پلاتے تھے اُسے : پہلے ہمسایہ کو دو مجھ میں ابھی باقی ہے دم

عرض حال مترجم

نام لیوا تیرے اب گو ہیں مسلماں نام کے : پر نہیں تیری محبت دل میں کچھا نکے بھی کم

اُن میں سے سب سے ہے ادنیٰ اور احقر اور اذل : اِس قصیدہ کا مترجم عار انفار و خدم

یاوہ گوئی میں ہمیشہ عمر ضائع جس نے کی : کی کبھی دشمن کی غیبت اور کبھی بھائی کی ذَم

خدمتِ ارباب دنیا میں رہا شاغل مُدام : عاقبت کی فکر کی ہرگز نہ اُسنے ایک دم

کارہائے دنیوی کرتا رہا اور جہل سے : آخرت کے کام کو سمجھا کیا بیع سلم

پھنس رہا ہے ہر طرف سے نفس کے پھندے میں وہ : کوہ سے اونچے ہیں گردِ اس کے گناہوں کے اثم

نفس سرکش اُس کا پر اب بھی نہیں آتا ہے باز : قبر کے نزدیک جا پہنچے ہیں گو اس کے قدم

آسرا بالکل نہیں آتا نظر اسکو کہیں : یاس کے سنتا ہے وہ ہر سمت سے صوت ونُغَم

چھوڑ کر اِرثِ توکّل اور قناعت کا عروج : حرص سے دائم رہا جویائے دینار و دِرم

ہاں مگر باقی شفاعت کی تیری امید ہے : تُوؐ نے فرمایا کرینگے بیچ گنہگاروں کی ہم

ہے تراہم نام گو اِس نام کا شایاں نہیں : نام ہو جس کا محمدؐ حشر کا کیا اُسکو غم

انفار۔نفیر کی جمع ۔ انفار۔نوکر ۔ خدم۔خادم کی جمع ۔ ذم۔بُرائی ۔ شاغل یعنی مشغول ۔سلم۔ادھار کا سودا مال تیار ہونے سے پہلے اسکی قیمت ادا کر دینا ۔ اثم۔گناہ نُغَم۔نغمہ کی جمع ۔ اِرت۔وراثت یعنی مال و متاع ۔ جویا۔طلبگار

نیز ہے، ہم نام اُس کا جس نے اُمت کے لئے : کربلا میں خط شفاعت کا کیا خوں سے رقم

گو ضرورت کچھ نہیں پر عرض کر دیتا ہے یہ : نسبت اُسکی ہے ترے صدیقؓ سے بھی منتظم

وہ ترا صدیقؓ جس کا سینہ تیرے ہجر میں : معدنِ آہ و بکا تھا مخزنِ درد و الم

ثانی اثنین جس نے ہو کے فانی فی الحبیبؐ : محو کر ڈالا تھا اپنے جان و تن کو یک قلم

نسبت اُس کی اس لئے تجھ سے نہیں کچھ ایسی غیر : گو ترے نزدیک سب یکساں ہیں اولاد اور خدم

آپؐ وہ ہیں جو کہ کرتے درگزر بوجہل سے : بد نصیب آ کر اگر کرتا سرِ تسلیم خم

آپؐ کے خُلق و محبت سے نہیں ہرگز بعید : ہو اب عارفؔ پر عنایت سے اگر چشمِ کرم

یعنی کھچ جائیں طنابیں دشت و دریا کی تمام : پاس ہو جائیں کرامت سے مدینہ اور مھم

ہو کے حاضر دست بستہ جالیوں کے سامنے : عرضِ حال اپنی زباں سے خود کرے بے بیش و کم

ختم شد

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں

+ والدِ گرامی مرحوم عبدالرحیم خان، کافی پلانٹر، کورگ

+ میری بڑی ماں مرحومہ مُراد بی

+ میری سگی ماں مرحومہ خدیجہ خاتون عرف مقبول جان

اثنین۔ ثانی الاثنین فی الغار، غارِ ثور میں موجود دونوں میں سے دوسرے یعنی حضرت ابوبکر صدیق ۔ فی الحبیبؐ ۔ حبیب کبریاؐ کی محبت میں فنا ہونے والے ۔ خدم ۔ جمع خادم ۔ مھم ۔ مترجم کے وطن کا نام

مطبوعاتِ بزمِ اردو میسور

(۱) **لالہء صحرا** مرحوم حضرت ضمیر عاقل شاہی — سال ۱۹۷۲ء

(۲) **اجالوں کا سفرا** مرحوم حضرت ضمیر عاقل شاہی — سال ۱۹۷۷ء

(۳) **آئینہ** مرحوم الحاج مظہر الصمد شاہد — سال ۱۹۸۱ء

(۴) **تجلّیات** مرحوم سلیم ہاشمی — سال ۱۹۸۱ء

(۵) **آبشار** رزّاق افسر — سال ۱۹۸۴ء

(۶) **اعتراف** رزّاق افسر — سال ۱۹۸۹ء

(۷) **شب چراغ** رزّاق افسر — سال ۱۹۹۸ء

(۸) **حرفِ آبدیدہ** رزّاق افسر — سال ۲۰۰۴ء

(۹) **آشکار** رفیق عارف — سال ۲۰۰۶ء

(۱۰) **انتخاب کلامِ حزیں** جنید حزیں لاری
مرتب: رزّاق افسر — سال ۱۹۹۶ء

(۱۱) **حرف حرف خوشبو** اقبال جلیس۔ سیشن جج، بنگلور — سال ۱۹۹۰ء

(۱۲) **اجلی خوشبو** رزّاق افسر — سال ۲۰۰۷ء

آبشار فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومتِ اُتر پردیش لکھنؤ کی جزوی مالی تعاون سے شائع ہوا۔ ۳، ۴، ۶، ۷، ۸، اور ۹۔ کرناٹک اردو اکیڈمی بنگلور کے جزوی مالی تعاون سے شائع ہوئے۔

ارم گرافکس، میسور